بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا حاکم

صرف ایک۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا اِمام	صرف ایک	یعنی: محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبّت	صرف ایک	یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلّق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وَجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی: ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین کھوکھراپار ۲/۱ ملیر کراچی

دفتر: B-6 بیت الفرقان SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا حاکم صرف ایک - یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ

حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کی حکومت ازلی وابدی ہو، جس کی اطاعت غیر محدود وغیر مشروط ہو، جو قانون ساز ہو، جس کا قانون کامل اور غیر متبدل ہو، اطاعت کرانا جس کا حق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا، جیسا کہ ارشادِ گرامی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾

میں نے جن وانس کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔

(سُوْرَۃُ الذّٰرِيٰتِ: ۵۱، آیت: ۵۶)

یہاں عبادت سے نماز، روزہ، ذکر یا وظیفہ مراد لیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئے گی اس لیے کہ پھر پوری زندگی میں ان اعمال کے علاوہ دوسرے اعمال کا کرنا مقصد تخلیق کے منافی ہوگا، نہ کاروبار رہے گا، نہ کھانا پینا اور نہ شادی بیاہ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ نسل انسانی ختم ہو جائے گی، نہ زندگی ہوگی نہ عبادت، مقصد تخلیق پورا نہیں ہوگا۔

نماز، روزہ وغیرہ عبادت تو ضرور ہیں لیکن ہر حالت میں نہیں۔ مثلاً: اگر کوئی شخص مغرب کی تین رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھے تو وہ لغوی اعتبار سے تو عابد ہوگا لیکن شرعی اعتبار سے وہ اللہ تعالیٰ کا باغی قرار پائے گا۔ اس کی نماز عبادت نہیں رہے گی بلکہ بغاوت میں شمار ہوگی۔ مقصد تخلیق فوت ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نوافل پڑھتا ہے تو وہ عابد تو ضرور ہو گا۔ لیکن شرعاً وہ اللہ تعالیٰ کا باغی قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھے تو اس کا وہ روزہ عبادت نہیں ہوگا۔ اس روزے کو ثواب یا عبادت سمجھنے والا نہ صرف گناہ گار ہوگا بلکہ کافر ہو جائے گا۔

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ غور کیجیے آخر یہ عبادتیں بغاوت میں کیوں شمار ہو رہی ہیں۔ اگر آپ ذرا بھی غور کریں گے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ کیوں کہ یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی مقررہ حدود کے اندر رہ کر نہیں کی جا رہی ہیں اس لیے عبادتیں نہیں رہیں۔ ان عبادتوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف

ورزی ہوتی ہے اُس کی اطاعت سے انحراف ہوتا ہے لہٰذا انہیں شرعاً عبادت نہیں کہا جا سکتا۔ مندرجہ بالا وضاحت سے یہ نتیجہ نکلا کہ عبادت دراصل اطاعت کا نام ہے۔ مندرجہ ذیل آیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ۚ — شیطان کی عبادت نہ کرو۔

(سُوۡرَۃُ یٰسٓ : ۳۶، آیت : ۶۰)

غور فرمایئے کیا کوئی شخص شیطان کو سجدہ کرتا ہے۔ اس کے نام کی قربانی کرتا ہے، اس کے نام کا وظیفہ پڑھتا ہے یا اس کے نام پر خیرات کرتا ہے، ہرگز نہیں، تو پھر آخر شیطان کی عبادت سے کیا مراد ہے، ظاہر ہے کہ شیطان کی عبادت سے شیطان کی اطاعت مراد ہے۔ شیطان کی اطاعت کر کے ہی لوگ کفر وشرک، فسق و فجور، عصیان وطغیان میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ اسی لیے اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝۶۱ — میری عبادت کرو، یہ ہی صراط مستقیم ہے۔

(سُوۡرَۃُ یٰسٓ : ۳۶، آیت : ۶۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کی عبادت کے مقابلے میں اپنی عبادت کا ذکر فرمایا، کیوں کہ شیطان کی عبادت شیطان کی اطاعت ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی عبادت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مندرجہ بالا آیات ومباحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی اطاعت کے لیے پیدا کیا ہے لہٰذا اطاعت صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ جب تک اُس کی اجازت نہ ہو کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جا سکتی، اگر اُس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی اطاعت کی جائے تو یہ شرک فی الاطاعت یعنی شرک فی العبادت ہوگا اور اس شرک سے بڑا اور کون سا شرک ہوگا کہ جس شرک سے مقصد حیات ہی تہہ و بالا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا‌ ؕ — تمہارا حاکم صرف ایک ہے لہٰذا صرف اُسی کی اطاعت کرو۔

(سُوۡرَۃُ الۡحَجّ : ۲۲، آیت : ۳۴)

اسی اطاعت کا دوسرا نام اسلام ہے، اسلام کے معنی ہیں "اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری" لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرتا ہے وہ مسلم ہے، جو اطاعت الٰہی سے منہ موڑتا ہے وہ غیر مسلم ہے۔ اس نے مقصدِ حیات کو پس پشت ڈال دیا، وہ باغی ہے کہ اپنے خالق کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔

اسلام ہی وہ ضابطۂ حیات ہے کہ جس کے مطابق ہر شخص کو اپنی زندگی گزارنی چاہیے اگر زندگی کے تمام کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت جلوہ گر ہو تو وہ تمام کاروبار عبادت ہوگا۔ نماز اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کی گئی تو نماز عبادت ہے۔ روزہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھا گیا تو روزہ عبادت ہے۔ تجارت اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کی گئی تو وہ تجارت عبادت ہے۔ اسی طرح زندگی کے تمام کام چلنا پھرنا، سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی بیاہ، لین دین، طلاق وعتاق جنگ وجدال، بغض وعناد، محبت ومواسات وغیرہ اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے احکام کے مطابق کیے جارہے ہیں تو وہ سب عبادت ہیں، اس طرح تمام زندگی عبادت بن جائے گی اور مقصد تخلیق بھی پورا ہوجائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ،

تم جو خرچ بھی اللہ کو خوش کرنے کے لیے کرو تمہیں ضرور ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی تمہیں ثواب دیا جائے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دوگے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان،
حدیث نمبر:۵۶ و صحیح مسلم حدیث نمبر: ۴۴۰۹/۱۶۲۸)

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے قانون پر عمل کرنے سے ہوتی ہے، اس قانون کا بنانے والا خود اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ ارشادِ گرامی ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ۔

اللہ نے تمہارے لیے دینی قوانین بنائے۔

(سُوْرَةُ الشُّوْرٰی: ۴۲، آیت: ۱۳)

قانون سازی میں کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں، یہ قانون خالص اللہ تعالیٰ کا ہے، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ،

خبردار ہوجاؤ، دین خالص اللہ کے لیے ہے۔

(سُوْرَةُ الزُّمَرِ: ۳۹، آیت: ۳)

لہٰذا اس دین میں کسی کی شرکت نہیں، کسی دوسرے کو قانون ساز سمجھنا، اس کے بنائے ہوئے

ضابطوں کودین میں شامل کرنا، اس کے اجتہاد، قیاس اورفتوے کودینی درجہ دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے

ارشادِ باری ہے:-

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ، (سُوْرَةُ الشُّوْرٰی: ۴۲، آیت :۲۱)

کیا انہوں نے (اللہ کے) شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لیے دینی قوانین بناتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ نے اس کی اجازت نہیں دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶

(سُوْرَةُ الْكَهْفِ: ۱۸، آیت : ۲۶)

اللہ اپنے حکم میں کسی کوشریک نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ بلاشرکت غیرے اکیلا حاکم ہے۔ اُس کے احکام میں کوئی اُس کا شریک نہیں۔

ارشادِ باری ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ، (سُوْرَةُ يُوْسُفَ: ۱۲، آیت :۴۰)

حکم کسی کا نہ مانا جائے، سوائے اللہ کے، اللہ نے حکم دے دیا ہے کہ عبادت (یعنی اطاعت) کسی کی نہ کی جائے سوائے اُس کے۔

حلال وحرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، اللہ جلّ جلالہ فرماتا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ، (سُوْرَةُ النَّحْلِ: ۱۶، آیت : ۱۱۶)

اپنی زبانوں سے یوں ہی جھوٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے (کہ بغیر اُس کے حکم کے تم خود حلال وحرام کا فیصلہ کر کے اسے اللہ کی طرف منسوب کردو)۔

الغرض علماء کے فتوؤں سے نہ کوئی چیز حلال ہوسکتی ہے اور نہ کوئی چیز حرام ہوسکتی ہے۔ حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ حلال کہے۔ حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ حرام کہے۔

قاضی کے فیصلے سے بھی نہ کوئی چیز حلال ہوسکتی ہے اور نہ کوئی چیز حرام ہوسکتی ہے۔ قاضی کا فیصلہ، فیصلہ تو ہوسکتا قانون نہیں بن سکتا، اگر وہ فیصلہ صحیح ہے تو فبہا اگر صحیح نہیں تو مسترد کردیا جائے گا۔ اگر وہ غلطی سے نافذ ہو بھی گیا تو اس کا نفاذ عارضی ہوگا وہ قاضی خود بھی اسی قسم کے دوسرے مقدمے میں اپنے گزشتہ فیصلے کے خلاف

فیصلہ کرسکتا ہے۔دوسرا قاضی بھی اس کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کرسکتا ہے۔

قاضی کے فیصلے کو ابدی قانون کی حیثیت حاصل نہیں ہوگی، ابدی قانون صرف اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قانون ہے۔

جواس قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہے وہ مسلم ہے، جواس کے خلاف فیصلہ کرتا ہے وہ مسلم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝۴۴ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ: ۵، آیت : ۴۴)

جولوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ،ایسے لوگ کافر ہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی کرنی چاہیے، یہ ہی اصلِ توحید ہے، دوسری چیزوں کی پیروی حرام ہے،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ، (سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ: ۷، آیت : ۳)

اس قانون کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ کسی ولی کی پیروی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کا قانون ہی ہر معاملے میں آخری سند ہے، کسی دوسرے کے فتوے یا رائے کو آخری سند قرار دینا شرک ہے۔اہلِ کتاب بھی اہلِ اسلام کے اس عقیدے سے متفق تھے۔اس اشتراکِ عقیدہ کی بنیاد پر ہی اللہ تعالیٰ نے انھیں دعوتِ اسلام دیتے ہوئے فرمایا:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، (سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ: ۳، آیت : ۶۴)

اے اہلِ کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے (جسے ہم بھی مانتے ہیں اور تم بھی مانتے ہو) وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اُس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب بنائیں۔

اس اشتراک فی العقیدہ کے باوجود وہ عملاً شرک میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اپنا رب نہ بنانے کے عقیدے کے باوجود اپنے علماء اور مشائخ کو اپنا رب بنائے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ (سُوْرَةُ التَّوْبَةِ : ۹، آیت :۳۱)

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک الٰہ کی عبادت کریں (یعنی ایک حاکم کی اطاعت کریں) حاکم کوئی نہیں سوائے اللہ کے (لیکن وہ اس توحید پر قائم نہیں رہے، انہوں نے علماء اور مشائخ کو حاکم بنا کر شرک کیا) اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ آخری سند صرف اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ دوسرے کو اطاعت کا مستحق سمجھنا، اس کی رائے اور فتوے کو آخری سند قرار دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ یہ شرک فی العبادت ہے، اسے شرک فی الاطاعت بھی کہہ سکتے ہیں اور شرک فی الحکم اور شرک فی التشریع بھی کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی حاکم حقیقی ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت دائمی اور ابدی ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت مستقل، غیر مشروط اور لامحدود ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت زمان و مکاں کے ساتھ مقید نہیں، اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت سے دنیا و آخرت میں فلاح ہے۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی اصل اطاعت کا مستحق ہے لہٰذا کسی دوسرے کی اطاعت صرف اس حالت میں ضروری ہے جب اس کی اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ خود دے دے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی بجا آوری کے لیے اپنے رسولوں کی اطاعت کو فرض قرار دیا لہٰذا رسولوں کی اطاعت بحکم الٰہی فرض ہے۔

جماعت المسلمین کی "دعوت" یہ ہی ہے کہ ہم سب مل کر اللہ اکیلے کو حاکم مانیں۔ حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تسلیم کریں، صرف اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون پر چلیں، اللہ تعالیٰ کا قانون صرف قرآن و حدیث میں محفوظ ہے۔ قرآن و حدیث ہی منزّل من اللہ ہیں، ان ہی دو (۲) چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کیا تھا، ان ہی چیزوں کو ہم واجب التعمیل سمجھیں، فرقہ وارانہ مذاہب کو بالائے طاق رکھ دیں، فرقہ بندی کو ختم کردیں، اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کو ایک حاکم مان کر ایک ہو جائیں۔

"جماعت المسلمین کی دعوت کو قبول کیجیے اور اس کے ساتھ تعاون فرمائیے۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اور اس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾

اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

(سُوْرَةُ يُوْسُف : ۱۲، آیت : ۱۰۶)

خاتم الانبیآء و المرسلین، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ حق :

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.....

جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا، (حذیفہؓ نے) پوچھا: اگر جماعت اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ (آپؐ نے) فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا....

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 6673/7084 وصحیح مسلم حدیث نمبر 1847/4784)

مرکز : مسجد المسلمین، کھوکھرا پار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

www.aljamaat.org